Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Clothing Structure and Shariah Standards in Islamic Civilization: A Research Review

اسلامی تہذیب میں لباس کی ساخت اور شرعی معیارات: تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. Syed Hayatullah (Corresponding Author)
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Loralai, Baluchistan, Pakistan.
syed.hayatullah@uoli.edu.pk

2. Syed Muhammad Hanif Agha
Ph.D. Research Scholar, Faculty of Usuluddin, Islamic International University, Islamabad, Pakistan.

3. Anjum Riaz
Lecturer, Department of Islamic Studies, Sardar Bahadur Khan Women's University, Quetta, Baluchistan, Pakistan.

Citation

Hayatullah, Syed and Syed Muhammad Hanif Agha and Anjum Riaz " Clothing Structure and Shariah Standards in Islamic Civilization: A Research Review."Al-Marjān Research Journal, 2, no.3, Oct-Dec (2024): 305– 317.

Submission Timeline

Received: Sep 15, 2024
Revised: Oct 05, 2024
Accepted: Oct 26, 2024
Published Online: Nov 08, 2024

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Clothing Structure and Shariah Standards in Islamic Civilization: A Research Review

اسلامی تہذیب میں لباس کی ساخت اور شرعی معیارات: تحقیقی جائزہ

*سید حیات اللہ *سید محمد حنیف آغا * انجم ریاض

Abstract

Clothing in Islamic civilization reflects the intricate balance between necessity, modesty, and aesthetic values as prescribed by Shariah. Derived from the Arabic term ***Lubs***, clothing serves as both a practical and spiritual component of human life. Unlike other creatures equipped with natural coverings, humans are endowed with intelligence to create clothing that fulfills diverse purposes, including protection, adornment, and social identification. Islamic teachings emphasize modesty, and clothing is viewed as a means of concealing the body and preserving moral values. This paper explores the classifications of clothing in Islam: obligatory (farḍ), recommended (mustaḥabb), permissible (mubāḥ), and discouraged (makrūh). Distinctions are made between men's and women's clothing, focusing on the concepts of covering, modesty, and avoiding extravagance or immodesty. Shariah standards discourage practices such as wearing tight, transparent, or ostentatious clothing. Similarly, imitation of other cultures or genders in dress is considered impermissible. The paper further discusses the Islamic criteria for clothing, which include covering the ʻawrah, maintaining dignity, and aligning with cultural and environmental contexts without compromising Islamic principles. For women, specific guidelines ensure comprehensive covering to safeguard against potential harm or immodesty. The conclusion highlights that Islamic clothing transcends mere cultural practices and embodies a collective identity rooted in faith, modesty, and morality.

Keywords: Islamic clothing, modesty, Shariah standards, men and women's dress, cultural identity

تعارف موضوع

لباس اسلامی تہذیب کا ایک اہم جزو ہے جو انسانی زندگی میں ضروریات، زینت اور اخلاقی اقدار کا حسین امتزاج پیش کرتا ہے۔ لباس کے ذریعے نہ صرف ستر پوشی ممکن ہوتی ہے بلکہ یہ انسان کی انفرادیت اور شخصیت کا بھی مظہر ہوتا ہے۔ دیگر مخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی لباس عطا کیا، لیکن

* لیکچرر، شعبہ اسلامیات یونیورسٹی آف لورالائی، بلوچستان، پاکستان۔
* پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، فیکلٹی آف اصول الدین، اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔
* لیکچرر، شعبہ اسلامیات، سردار بہادر خان ویمن یونیورسٹی، کوئٹہ، بلوچستان، پاکستان۔

انسان کو اس کی عقل و فہم کے ذریعے لباس کی تخلیق کا فن عطا کیا۔ قرآن و حدیث نے لباس کے انتخاب اور اس کے استعمال سے متعلق واضح ہدایات دی ہیں۔ اسلامی لباس کا اصل مقصد جسم کو ڈھانپنا، عفت و حیا کو فروغ دینا اور فضول خرچی و تکبر سے بچنا ہے۔ اسلام میں لباس کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے، جن میں فرض لباس، مستحب لباس، مباح لباس اور مکروہ لباس شامل ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے لباس کے لیے مختلف احکامات ہیں جن کا مقصد معاشرتی برائیوں سے بچنا اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔ اسلامی لباس میں ستر پوشی، آسائش، اور زینت کا لحاظ رکھا جاتا ہے لیکن نمائش اور دکھاوے کی ممانعت ہے۔ یہ مقالہ اسلامی تہذیب میں لباس کے شرعی معیارات اور اس کی ساخت کا تحقیقی جائزہ پیش کرتا ہے۔

لباس کا مفہوم

"لباس" عربی زبان کا لفظ "اللُبس" سے نکلا ہے جس کا معنی "پہننا اور زیب تن کرنا" ہے۔ لباس خود اسم ہے جس کا معنی "پوشاک، ہر چیز کا غلاف اور پردہ" ہے۔ اس لفظ میں لغوی اعتبار سے بڑی وسعت ہے چنانچہ یہ لفظ انسان کی باہمی حیاء اور شرم کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے قران میں زوجین کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے لیے لباس کا ذریعہ ہے۔[1] اسی سے "لباس التقویٰ" کی اصطلاح بھی مستعمل ہے جس کا معنی "ایمان یا حیاء یا عمل صالح" ہے۔[2]

مسلمانوں کے لباس کی خصوصیات

ذخیرہ حدیث میں کتاب اللباس اور شمائل نبوی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لباس اور عادی طور و طریقوں میں بھی انبیاءِ کرام علیہم السلام کی اتباع اور وحی و الہام کا عنصر غالب تھا، عرب میں قدیم زمانے سے چادر اور تہہ بند کا دستور چلا آرہا تھا، حضرت اسماعیلؑ کا یہی لباس تھا جیسا کہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آذربائیجان کے عربوں کو حُلہ (ازار اور چادر) پہننے کی یہ کہہ کر ترغیب دی کہ وہ تمہارے باپ اسماعیل علیہ السلام کا لباس ہے[3]۔ نیز اللہ کے نبی کی طبعی آداب میں بھی وحی اور الہام سے راہ نمائی کی جاتی ہے اور اللہ کی وحی اور اس کے حکم سے ہی وہ قوم کو عقائد، اخلاق، اعمال، عبادات، اور معاملات سب کے متعلق ہدایت جاری کرتا ہے یہاں تک کہ بول و براز (پیشاب، پاخانہ) کے آداب بھی ان کو سکھاتا ہے، یہ ناممکن ہے کہ نبی عام لوگوں کے رسم و رواج کی پیروی پر اکتفا کرے۔ حضور ﷺ نے لباس کے متعلق بھی احکام جاری فرمائے کہ فلاں جائز ہے، فلاں حرام ہے، یہاں تک کہ مسلمانوں اور کافروں کے لباس

[1] Al-Baqarah, 2:187.
[2] Kīrānawī, Wahīd al-Zamān, *Al-Qāmūs al-Wahīd*, (Lahore: Dār al-Islāmīyāt, 2001), p. 1448.
[3] Ibn Ḥajar al-'Asqalānī, Badar al-Dīn al-'Aynī, *'Umdat al-Qārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth: 5828, (Dār al-Kutub al-'Ilmīyah, 2006), Vol. 31, p. 481.

میں امتیاز ہو گیا اور بے شمار احادیثِ نبویہ سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کافروں کی مشابہت سے ممانعت فرمائی ہے اور ان کی مخالفت کا حکم دیا ہے، اور جو لباس دشمنانِ خدا سے مشابہت کا سبب بنے ایسے لباس کو ممنوع قرار دیا ہے۔

1- لباس کا سب سے اولین مقصد ستر کو چھپانا ہے، اسی لیے اگر لباس ایسا ہو کہ وہ ستر پوشی کا کام نہیں دیتا، خواہ ناقص لباس ہو یا لباس تو پورا ہو لیکن اتنا تنگ اور چست لباس ہو جس سے اعضاء مستورہ کی حکایت اور ان کی تصویر سامنے آتی ہو تو ایسا لباس خواہ مرد کا ہو یا عورت کا، سب کے لیے ناجائز ہے۔ سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"یٰبَنِی اٰدَمَ قَد اَنزَلنَا عَلَیکُم لِبَاساً یُّوارِی سَو اٰتِکُم وَرِیشاً وَلِبَاسُ التَّقوَیٰ ذٰلِکَ خیر"[4]

ترجمہ: اے اولاد بنی آدم بیشک ہم نے تمہارے لئے لباس اُتارا ہے تاکہ تمہاری شرم کی چیزوں کو چھپائے اور ایک یہ کہ تمہارے لئے آرائش ہو اور تقویٰ والی لباس سب سے زیادہ بہتر ہے۔

اس آیت کے ذیل میں مفتی شفیع عثمانی نے لکھاہے کہ سوأۃ جمع ہے سوءۃ کی، یہ لفظ ان اعضاء انسانی کے لیے کے لیے استعمال ہوتا ہے جن کے کھلنے کو انسان فطرۃً برا اور قابل شرم سمجھتا ہے، مطلب یہ ہوا کہ ہم نے انسان کی صلاح وفلاح کے لیے ایک ایسا لباس اتار ہے جس تم اپنے قابل شرم اعضاء کو چھپا سکو۔ اس کے بعد "ریشاً" کا لفظ استعمال ہوا ہے جس سے مراد وہ لباس ہے جو زیب وزینت کے لیے استعمال ہوتا ہو۔ مطلب یہ ہوا آیت کا کہ صرف ستر چھپانے کے لیے تو مختصر سا لباس کافی ہوتا ہے مگر ہم نے تمھیں اس سے زیادہ لباس اس لیے عطا کیا کہ تم اس کے ذریعہ زینت وجمال حاصل کر سکو اور اپنی ہیئت کو شائستہ بنا سکو۔[5]

اسی طرح سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"هُن لِبَاسُ لَکُم وَاَنتُم لِبَا سُ لَهُن"[6]

ترجمہ: بیویاں تمہارے لئے لباس ہیں اور شوہر حضرات بیویوں کے لئے لباس ہے۔

مفسر قرآن ابن عباس اور مجاہد وغیرہ نے اس کا مطلب زوجین کو آپس میں ایک دوسرے کے لیے سکون اور چین کا ذریعہ لکھا ہے جبکہ ربیع بن انس نے اس کا مطلب ستر اور پوشاک کا لکھا ہے۔[7]

سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"وَجَعَلَ لَکُم سَرَابِیل تَقِیکُمُ الحر"[8]

---

[4] Ash-Shu‘arā, 26:7.
[5] Muftī Muhammad Shafī‘, *Ma‘ārif al-Qur’ān*, (Karachi: Ma‘ārif al-Qur’ān, 2008), Vol. 3, p. 533.
[6] Al-Baqarah, 2:187.
[7] Ismā‘īl ibn ‘Umar Ibn Kathīr, *Tafsīr al-Qur’ān al-‘Aẓīm*, (Dār Ṭībah lil-Nashr wa al-Tawzī‘, 1999), Vol. 1, p. 510.
[8] At-Takwir, 81:16.

ترجمہ: اور تمہیں ایسی پوشاک بخشیں جو تمہیں گرمی سے بچاتی ہے۔

2-مرد کا لباس عورتوں کے لباس سے مشابہت نہ رکھتا ہو کیونکہ ایسے عمل پر آپ علیہ السلام نے لعنت بھیجی ہے اور فرمایا کہ ایسے لوگوں کو گھروں سے نکالو۔[9]

3-مردوں کی شلوار ٹخنوں سے نیچے نہیں ہونی چاہیے جبکہ عورتوں کی شلوار ٹخنوں سے اوپر نہیں ہونی چاہیے۔

4-مردوں کے لباس میں سادگی ہو تصنع، بناوٹ یا نمائش مقصود نہ ہو۔

5-مردوں کو اپنی استطاعت کے مطابق کے لباس پہننا چاہیے۔

6-مرد کے لیے خالص ریشم (یا جس کپڑے کا بانا ریشم کا ہو) پہننا حرام ہے۔

7-مرد کے لیے خالص سرخ یا زعفرانی رنگ مکروہ ہے، البتہ سرخ کے ساتھ کسی اور رنگ کی بھی آمیزش ہو تو جائز ہے۔[10]

8-مردوں کے لباس میں سفید رنگ کو آپ علیہ السلام نے پسند فرمایا ہے۔[11]

9-لباس میں اسراف اور تکبر نہ پایا جائے کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔[12]

لباس کی اقسام

مجموعی طور پر لباس کی پانچ اقسام بنتی ہیں، فرض، مستحب، مباح، مکروہ اور حرام۔

فرض لباس

فرض ایسا لباس ہے جس سے مرد اور عورت کے ستر کا حصہ چھپ جائے کیونکہ بے ستری حرام ہے۔ انسان کے لیے حسب گنجائش موسم کی رعایت سے کپڑے پہنا بھی واجب ہے۔ قرآن میں لباس کے مقاصد میں سے ایک مقصد گرمی اور سردی سے حفاظت کا ذریعہ بتایا گیا ہے اس کی رعایت کرتے ہوئے ہی جسم انسانی کی صحت کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔[13]

مستحب لباس

مستحب لباس یہ ہے کہ آدمی کا لباس رسول اللہ ﷺ کے لباس کی طرح یا اس سے قریب تر ہو یا اپنے زمانہ کے صالحین کا سا لباس ہو ایسا لباس بھی نہ ہو جو گو جائز ہو مگر خلاف مروت ہو جیسے فی زمانہ کوئی شخص بنیان اور لنگی پہن کر بازار اور سڑکوں پر چلا کرے یہ مروت کے خلاف عمل ہے۔

---

[9] Muhammad ibn Ismā'īl al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Libās, Ḥadīth: 5885, (Vol. 2).

[10] 'Alī ibn Khalaf al-Qurṭubī, *Ibn Baṭṭāl Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Libās, Ḥadīth: 54, (Maktabah al-Rashad, Riyadh, 2008), Vol. 9, p. 120.

[11] al-Tirmidhī, Muhammad ibn 'Isā, *Al-Jāmi' al-Tirmidhī*, Ḥadīth: 994, Kitāb al-Janā'iz, (Nawānī Kutub Khānah, Urdu Bāzār, Lahore, 1988), Vol. 1, p. 356.

[12] al-Qazwīnī, Muhammad ibn Yazīd, *Sunan al-Qazwīnī*, Ḥadīth: 3605, Kitāb al-Libās, (Dār al-Ḥilāl, Beirut, 1998), Vol. 5, p. 214.

[13] Muhammad ibn Amīn, *Al-Durr al-Mukhtār ma'a al-Radd*, Vol. 5, p. 223.

مباح لباس

ایسا لباس جس میں جمال وتزئین کا لحاظ ہو لیکن شریعت کی حدود میں ہو مباح حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے پاس گنجائش ہو کہ استعمال کے دو کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کے لیے بھی دو کپڑے (یعنی ایک مکمل لباس) بنالے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مکروہ لباس

لباس کی بعض صورتیں مکروہ ہیں۔ یہ کراہت کبھی پہننے والے کی نیت سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی کپڑے کی وضع اور بناوٹ کی وجہ سے، ایسا کپڑا جس کا منشاء تکبر اور دوسروں کی تحقیر ہو مکروہ ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے كل ما شئت والبس ما شئت ما اخطئتك اثنتان سرف ومخيلة جس کا معنی ہے کہ کھاؤ پیو اور پہنو مگر اسراف اور تکبر نہ کرو۔[14] لباس کی کراہت میں دوسری وجہ تشبہ ہے۔ تشبہ کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں پہلی یہ کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کا جیسا لباس پہنے ایسے عمل پر حدیث میں لعنت بھجی گئی ہے یا مسلمان غیر مسلم کا لباس اختیار کرے جس کو بعض علماء نے حرام کے درجہ میں رکھا ہے۔[15]

مردوں کے لباس کے احکام

ٹائی کا استعمال

واضح رہے کہ ٹائی کا استعمال کرنا اگرچہ صلحاء اور شرفاء کے لباس کا حصہ نہیں اس لیے مجبوری کے علاوہ عام حالات میں ٹائی نہ پہننا پسندیدہ عمل ہے۔ ٹائی ایک وقت میں نصاری کا شعار تھا اس وقت اس کا حکم بھی سخت تھا اب غیر نصاری بھی بکثرت استعمال کرتے ہیں بہت سے صوم وصلوۃ کے پابند مسلمان بھی استعمال کرتے ہیں اب اس کے حکم میں تخفیف ہے اس کو شرک یا حرام نہیں کہا جائے گا کراہیت سے اب بھی خالی نہیں، کہیں کراہیت شدید ہو گی کہیں ہلکی جہاں اس کا استعمال عام ہو جائے وہاں اس منع پر زور نہ دیا جائے۔[16]

تین سے زائد جوڑے بنانا

فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے حاجتِ اصلیہ کی جو تعریف کی ہے اس سے یہ اصولی بات واضح ہوتی ہے کہ ہر وہ چیز جو انسان کو ہلاکت سے بچاتی ہے خواہ حقیقۃً ہلاکت سے بچائے یا تقدیراً ہلاکت سے بچائے وہ حوائج اصلیہ میں شامل ہے، مثلاً کھانا، پینا انسان کو حقیقۃً ہلاکت یعنی موت سے بچاتا ہے اور قرض کی ادائیگی سے انسان تقدیری ہلاکت یعنی رسوائی اور قید وغیرہ سے بچتا ہے اور فقہاءِ کرام نے حوائج اصلیہ کی جو مثالیں دی ہیں وہ اپنے زمانے کے حالات کے پیشِ نظر دی ہیں، حالات کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ ان چیزوں کی نوعیت اور مقدار میں تبدیلی آئے گی۔

---

[14] Muhammad ibn Ismā'īl, *Al-Jāmi' al-Bukhārī*, Kitāb al-Libās, Ḥadīth: 5782, (Progressive Books, Lahore, 2016), Vol. 3, p. 540.
[15] Rahmānī, Khalid Saifullah, *Qāmūs al-Fiqh*, (Zamzam Publishers, Karachi, 2012),Vol. 4, p. 575.
[16] Gangohī, Mahmūd al-Ḥasan, *Fatāwā Mahmūdīyah*, Kitāb al-Libās, (Farooq Academy, Karachi, 2005), Vol. 19, p. 289.

مذکورہ بالا اصول کے پیشِ نظر فقہائے کرام کی عبارات میں جن اشیاء کو حوائج اصلیہ میں شامل کیا گیا ہے، وہ حسب ِذیل ہیں:

(۱) رہائشی مکان (۲) پہننے کے کپڑے (۳) روزمرہ استعمال میں آنے والا گھریلو سامان (۴) سواری (۵) خدمت گار (۶) ہتھیار جو اپنے استعمال میں ہیں (۷) اپنے اہل وعیال کے لیے رکھی گئی اشیاءِ خوراک (۸) اہلِ علم کے لیے دینی کتب (9) پیشہ والوں کے لئے اپنے آلات اور آلاتِ مزدوری وغیرہ۔[17]

لہٰذا اس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ حالات کی تبدیلی کی صورت میں چیزوں کی نوعیت، تعداد اور استعمال میں فرق آسکتا ہے، اس اصول کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پہننے کے کپڑوں میں حاجتِ اصلیہ کے لیے جوڑوں کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں ہے، بہر حال! جمہور اہل علم کی رائے یہ ہے کہ اسراف سے بچتے ہوئے انسان جتنے جوڑے استعمال کے لیے سلوائے اور انہیں استعمال کرے، شرعاً اس کی اجازت بھی ہے اور یہ جوڑے استعمال میں ہونے کی وجہ سے بنیادی ضرورت کے سامان میں بھی داخل ہوں گے اور صدقہ فطر اور قربانی کے نصاب میں ان کی مالیت کو شامل نہیں کیا جائے گا۔

رات کے وقت بے لباس ہو کر سونا

میاں بیوی کمرے میں تنہا ہوں، تب بھی سوتے وقت بالکل بے لباس ہو کر نہیں سونا چاہیے، کم از کم اتنا لباس پہن لیا جائے جس سے ستر چھپ جائے یا چادر اوڑھ لی جائے۔ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنی شرمگاہیں کس کے سامنے کھول سکتے ہیں اور کس کے سامنے چھپانا ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اپنی شرمگاہ اپنی بیوی اور اپنی لونڈی کے سوا ہر ایک سے چھپاؤ"، میں نے پھر کہا: جب لوگ مل جل کر رہ رہے ہوں (تو ہم کیا اور کیسے کریں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: "تب بھی تمہاری ہر ممکن کوشش یہی ہونا چاہیے کہ تمہاری شرمگاہ کوئی نہ دیکھ سکے"، میں نے پھر کہا: اللہ کے نبی! جب آدمی تنہا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں کے مقابل اللہ تو اور زیادہ مستحق ہے کہ اس سے شرم کی جائے"[18]۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

" أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال: إياكم و التعري؛ فإن معكم من لايفارقكم إلا عند الغائط و حين يفضي الرجل إلى أهله فاستحيوهم وأكرموهم."[19]

[17] Thānawī, Ashraf ʻAlī, *Imdād al-Fatāwī*, Kitāb al-Zakāt, (Maktabah Dār al-ʻAlam, Karachi, 2010), Vol. 4, p. 172.

[18] Muhammad ibn ʻIsā, *Al-Jāmi' al-Tirmidhī*, Bāb Mā Jā' Fī Ḥifz al-ʻAwrah, Ḥadīth: 2988, (Dār al-Tasīl, Beirut, 2016), Vol. 3, p. 587.

[19] Muhammad ibn ʻIsā, *Al-Jāmi' al-Tirmidhī*, Bāb Mā Jā' Fī al-Istitarā' ʻInda al-Jimā', (Vol. 2), p. 107.

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم برہنہ ہونے سے اجتناب کرو(اگرچہ تنہائی میں کیوں نہ ہو)؛ کیوں کہ پاخانہ اور اپنی بیوی سے مجامعت کے اوقات کے علاوہ تمہارے ساتھ ہر وقت وہ فرشتے ہوتے ہیں جو تمہارے اعمال لکھنے پر مامور ہیں؛لہذا تم ان فرشتوں سے حیا کرو اور ان کی تعظیم کرو۔

عمامہ،ٹوپی اور چادر کا استعمال

سر پر عمامہ اور ٹوپی پہننا مستحب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمومی اَحوال میں عمامہ یاٹوپی کے ذریعہ سر مبارک کوڈھانپا کرتے تھے، اسی طرح سے صحابہ و تابعین سے بھی ٹوپی پہنا ثابت ہے، اس لیے سر پر عمامہ یا ٹوپی پہننا سنن زوائد میں سے ہے جس کا درجہ مستحب کا ہے، اور سر کاڈھانپنالباس کا حصہ ہے، صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اور آج تک صلحاءِ امت کا بھی یہی معمول ہے،اس لیے ٹوپی اسلامی تہذیب وثقافت اور لباس کا گویا ایک حصہ ہے،عام حالات میں بھی ننگے سر رہنا ناپسندیدہ اور خلافِ ادب ہے، یہ غیروں کی تہذیب اور ثقافت ہے۔ نیز کاہلی، سستی اور لاپرواہی کی بنا پر ٹوپی کے بغیر ننگے سر نماز پڑھنامکروہ ہے، تاہم نماز ادا ہو جائے گی۔ البتہ اگر کبھی ٹوپی پاس نہ ہو اور فوری طور پر کسی جگہ سے میسر بھی نہ ہو سکتی ہو تو اس صورت میں ننگے سر نماز پڑھنے کی وجہ سے کراہت نہیں ہوگی۔اسی طرح عمامہ باندھنا بھی مستحب ہے، نبی کریم ﷺ بعض اوقات عمامہ زیب تن فرماتے تھے اور بعض اوقات صرف ٹوپی؛ لہٰذا عمامہ باندھنا سنن زوائد میں سے ہے لہذا نبی کریم ﷺ کی اتباع کی نیت سے عمامہ باندھنا سنت (مستحب) ہے، اس کا اہتمام مستحسن ہے۔کندھے پر یا سر پر رومال رکھنا جائز ہے، بشرط یہ کہ فساق فجار کے طریقے پر نہ ہو، موجودہ زمانہ میں جو مروجہ طریقہ پر کندھے پر رومال رکھنے کا معمول ہے وہ بعینہ سنت تو نہیں ہے، البتہ صلحاءِ امت کا طریقہ ہے، نیز اگر کوئی شخص رومال کو اس نیت سے رکھے کہ رسول اللہ ﷺ بسا اوقات (پہنی ہوئی چادر کے علاوہ اضافی) چادر یا رومال استعمال فرماتے تھے تو اجر وثواب کا مستحق ہو گا۔ چنانچہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آں حضرت ﷺ کے پاس کپڑا یا چادر ہوا کرتی تھی، جس سے بعض اوقات وضو کے بعد اعضائے وضو پونچھ لیا کرتے تھے، نیز بعض خاص مواقع کے لیے بھی چند منقش اور غیر منقش چادریں تھیں، جنہیں آپ ﷺ حسبِ موقع استعمال فرماتے تھے۔امام ترمذی نے ابویزید خولانی کی روایت نقل کی ہے:

سُوْرَةٌعن عُمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقُول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشھداء اربعة رجل مئومن جید الایمان لقی العدو فصدق اللہ حتیٰ قُتل فذلك الذی یرفع الناس الیه اعینھم یوم القیامة ھکذا ورفع راسه حتیٰ وقعت قلنسوته قال فما ادری اقلنسوۃ عُمر اراد امر قلنسوۃ النبی صلی اللہ علیه وسلم قال ورجل مئومن جید الایمان لقی العدو فکانما ضرب جلدہ بشوك طلح من الجبن اتاہ سھم غرب فقتله فھو فی الدرجة الثانیة ،ورجل مئومن خلط عملاً صالحاً واخر سیئاً لقی العدو فصدق اللہ حتیٰ قتل فذلك فی الدرجة الثالثة ورجل مئومن اسرف علیٰ نفسه لقی العدو فصدق اللہ حتیٰ قُتِل فذلك فی الدرجة الرابعةسُوْرَةٌ

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: شہداء چار ہیں: ایک وہ مؤمن بندہ جس کا ایمان عمدہ ہو، دشمن سے مڈ بھیڑ کے وقت اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھائے یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے، یہ وہ شہید ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف اپنی نگاہیں اٹھائیں گے اس طرح، چناں چہ آپ نے اپنا سر اٹھایا (اور سر اٹھا کر اوپر دیکھا) یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت فضالہ کی مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی ہے یا رسول اللہ ﷺ کی ٹوپی۔[20]

لباس میں مشابہت اور نقالی سے اجتناب

لباس کا اسلامی اصول یہ ہے کہ اس میں انبیاء، علماء، صُلحاء کے لباس کے ساتھ مشابہت اور مماثلت ہو کفار اور فساق کے لباس کے ساتھ مماثلت نہ ہو اس میں یہ پہلو یاد رکھیں کہ انبیاء خاص طور پر نبی کریم علیہ صلاۃ وسلام کے لباس کے ساتھ زیادہ مشابہت اور پیروی کو ترجیح دینا چاہئے جو سُنت بھی ہے اور باعث ثواب بھی ہے فساق وفجار لوگوں کے ساتھ لباس میں مشابہت اختیار کرنا اسلام کا ناپسندیدہ عمل ہے اور اسلامی اصول کے خلاف ہے کیونکہ لباس کے حوالے سے اسلام نے ہمیں باقاعدہ ہدایات دی ہے قرآن اور حدیث لباس کے حوالے سے احکامات صادر فرمائی ہے اسی طرح مشابہت اور نقالی میں بعض پہلو بھی شامل ہے کہ مرد عورتوں کے لباس کے ساتھ مماثلت اختیار نہ کریں اور عورتیں مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کریں کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے مرد کے لباس کی ساخت الگ ہے اور عورت کی لباس کی ساخت الگ ہے لباس میں ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا غیر اسلامی عمل ہے اور اسلام نے اس مشابہت پر پابندی لگائی ہے کہ لباس کے معاملے میں مشابہت اور نقالی سے اجتناب کرنا چاہیے۔[21] (7)

خواتین کے لئے اسلامی لباس

مسلمان عورت کے لئے اسلامی لباس وہ ہے جو ستر چھپانے والا، باحیاء، اور باوقار ہو خواتین زینت، وزیبائش اپنے زوج اور رشتہ دار خواتین کے سامنے کر سکتی ہے اسی طرح ریشم کا اور ہر قسم کا کپڑا عورت استعمال کر سکتی ہے اس شرط کے ساتھ کہ جسم کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو اور بے پردگی کا خطرہ نہ ہو اصل میں لباس کے حوالے سے خواتین کے لئے ستر کا اہتمام کرنا لازمی اور ضروری ہے لباس کا مقصد بھی ستر ہے اور یہ ستر خواتین کے لئے اشد ضروری ہے تاکہ عورت نامحرموں کے شر وفساد سے محفوظ رہے۔[22] (8)

---

[20] Muhammad ibn ‘Isā, *Al-Jāmi‘ al-Tirmidhī*, Kitāb Faḍā’il al-Jihād, Ḥadīth: 1644, (Vol. 4), p. 177.

[21] Muftī Muhammad Ṭufayl Atkī, *Libās aur Bālon ke Shar‘ī Aḥkām*, (Maktabah ‘Uthmāniyah, Rawalpindi, 2011), p. 34.

[22] Dr. Ṭāriq Ḥumāyūn, *Libās, Sitr, Ḥijāb aur Zīnāt-o-Zīnbāshī*, (Fahm Qur’ān Institute, Lahore, 2010), p. 45.

دینی اور ثقافتی نقطہ نظر سے لباس کا جائزہ:

لباس کا صرف کلچر اور تہذیب سے تعلق نہیں ہے اور صرف دینی معاملہ بھی نہیں ہے بلکہ دونوں کے درمیان ہے یہ دعوہ کرنا کہ لباس کا دین سے کوئی تعلق نہیں یہ بھی غلط سوچ ہے کیونکہ اسلام نے لباس کے حوالے سے واضح احکامات اور ہدایات دی ہیں قرآن کریم میں بھی لباس کا ذکر موجود ہے اور قرآن نے لباس کے مقاصد بیان کیا ہے اسی طرح لباس کے حوالے سے بے شمار احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے بہت ایسے لباس تھے جو دور نبوت میں موجود تھے ان میں سے بعض لباس سے نبی کریم علیہ صلاۃ وسلام نے منع فرمایا جیسا کہ ریشم کا لباس مردوں کے لئے اسی طرح لباس صرف دین تک بھی محدود نہیں بلکہ لباس امور عادت میں سے ہے اور زندگی کا ایک حصہ ہے یہ ناممکن ہے کہ لباس کے بارے میں اسلام نے کوئی احکامات اور تعلیم نہ دیا ہو اور یہ بھی نہیں ہے کہ اسلام نے لباس کی خاص شکل وصورت متعین کی ہو بلکہ اسلام نے لباس کے حوالے سے چند اصول وضع کیے ہیں کہ وہ لباس ساتر ہو، زیب وزینت والا لباس ہو، سادگی والا لباس ہو، صاف ستھرا لباس ہو لباس کا تعلق صرف تہذیب وثقافت سے بھی نہیں ہے۔[23]

لباس پہننے کا اسلامی معیار

اسلام نے لباس پہننے کے حوالے سے جو ہدایات دی ہے اس میں اہم چیز لباس کا معیار بھی شامل ہے اسلامی لباس کا معیار یہ کہ اسراف نہ ہو اور عمدہ لباس کی خواہش بھی مکمل ہو جائے۔

1-ضرورت: لباس انسان کے لئے ضرورت ہے ستر پوشی بنیادی حصہ ہے ستر پوشی کے مقدار تک لباس پہننا اور اعضاء مخصوصہ کا ڈھانپنا فرض عین اور لازمی ہے۔

2-آسائش: آسائش کا مطلب عُمدہ، آرام دہ، پُرسکون مطلب ایسا لباس استعمال کرے کہ اس میں راحت اور سکون کو مقدم رکھا جائے سرد موسم میں گرم لباس گرم موسم میں ٹھنڈا لباس سفر اور حضر کے لئے مختلف لباس روزمرہ زندگی اور کام کاج کے لئے علیحدہ لباس بنائے۔

3-آرائش: زینت، حُسن، عمدہ قیمتی لباس، عمدہ سلائی، ستر پُوشی، اسلامی آنداز کے مطابق، لباس کو استعمال کرنا یا بنانا یہ اسلامی لباس کا وطیرہ ہے۔

4-نمائش: مقصد لباس کو اس انداز سے استعمال کریں تاکہ لوگ مجھے مالدار، دولت مند، اور معزز سمجھیں یا جس میں شان وشوکت کی نمائش اور تکبر کا اظہار مقصود ہو یا لوگوں کی نظروں میں بڑائی مقصود ہو یہ نمائش اور دکھلاوا ہے اور یہ حرام اور گناہ ہے کیونکہ لباس کا بنیادی مقصد ستر پُوشی ہے اس میں تکبر اور ریا کی کوئی گنجائش نہیں اور یہ اسلامی لباس کا جو معیار اور انداز ہے یہ اس کے خلاف ہے۔[24]

مردوں کے لئے اسلامی لباس استعمال

[23] Muftī Muhammad Ṭufayl Atkī, *Libās aur Bālon ke Sharʿī Aḥkām*, p. 215.
[24] Muftī ʻAbd al-Laṭīf Qāsmī, *Islāḥī Mażāmīn wa Maqālāt*, (Kutub Khānah Naʻīmīyah, Dīwānd, India, 2023), p. 144.

موجودہ معاشرے میں یہ چیزیں عام ہوگئی کہ مرد عورتوں کالباس اور عورت مردوں کے لباس پہننے پر فخر کرتے ہیں جبکہ اسلامی نقطہ نظر سے ایسے طریقے پر لعنت آئی ہے اگر مردانہ لباس کا پہننا گھر ہی میں استعمال کریں ضرورت کے تحت تو جواز بنتا ہے اگر گھر میں بھی ضرورت نہ ہو تو پھر یہ عدم جواز کے حکم میں ہے کیونکہ مردوں کے لئے عورتوں کا وضع اختیار کرنا منع ہے ابن سیرین مردوں کے لباس کے حوالے بیان کرتے ہیں۔

"كانوا يكرهون زيي الرجال للنساء وزيي النساء للرجال"[25]

ترجمہ: صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین مردوں کے طریقوں کو عورتوں کے لئے اور عورتوں کے طریقے مردوں کے لئے ناپسند کرتے تھے۔

باریک لباس پہننا

اسلام نے خواتین کو حیاء اور شرم کا درس دیا ہوا ہے اور ایسے لباس استعمال کرنے سے منع کیا ہے جن کا پہننا یا نہ پہننا مساوی ہو خواتین کے لئے حکم ہے کہ وہ اپنی سروں پر اس طرح دوپٹے اوڑلے جن سے سر کے بال ڈھانپ جائے، سر اور گلہ چھپ جائے لباس بھی ایسا پہنیں جن سے جسم کا اُبھار ظاہر نہ ہو مطلب اتنا ہلکا اور باریک لباس نہ ہو جس سے بدن اندر سے ظاہر ہو جائے۔

"ان اسماء بنت ابی بكر دخلت علی رسول الله صلى الله عليه وسلم عليها ثياب رقاق فاعرض عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم"[26]

ترجمہ: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم علیہ صلاۃ وسلام کے پاس آئی اور انہوں نے باریک لباس پہنا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر لیا۔

ایسا باریک لباس کا استعمال اسلام کی نظر میں لباس ہی نہیں جس کی سبب لباس پہننے کے باوجود بدن کی جھلک دوسروں کے سامنے ظاہر ہوتی ہو پھر تو یہ لباس نہ رہا کیونکہ لباس اصل مقصد ستر پوشی ہے وہ باریک لباس سے حاصل نہیں ہوئی۔

خلاصہ بحث

اسلام نے لباس کو صرف جسم کی حفاظت اور ستر پوشی تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے اخلاقی اقدار اور معاشرتی پہچان کا ذریعہ بنایا ہے۔ اسلامی لباس کے معیار میں سادگی، عفت، اور میانہ روی شامل ہیں۔ اسلام میں مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ لباس کے اصول وضع کیے گئے ہیں تاکہ دونوں کی انفرادیت اور عزت کو تحفظ ملے۔ خواتین کے لیے لباس کی ایسی شرائط ہیں جو مکمل ستر پوشی اور معاشرتی برائیوں سے بچاؤ فراہم کرتی

[25] ʻAbdallāh ibn Muḥammad Ibn Shaybah, *Kitāb al-Muṣannaf*, Kitāb al-Libās wa al-Zīnāt, (Maktabah Raḥmānīyah, Lahore, 2017), Vol. 5, p. 205.
[26] Sulaymān ibn Ashʻath, *Sunan Abī Dāwūd*, Kitāb al-Libās, Ḥadīth: 1404, (Dār al-Salām, Riyadh, 1999), Vol. 2, p. 215.

ہیں۔ اسلامی لباس صرف ثقافتی ورثہ نہیں بلکہ دینی تشخص کا مظہر بھی ہے۔ یہ مسلمانوں کے لیے ایک خاص پہچان فراہم کرتا ہے اور ان کے افکار اور نظریات کی عکاسی کرتا ہے۔ اس تحقیق کا نتیجہ یہ ہے کہ اسلامی لباس کے اصول معاشرتی ہم آہنگی، انفرادی عفت اور قومی شناخت کے فروغ کا ذریعہ ہیں۔

تجاویز وسفارشات

1. **اسلامی لباس کی ترویج**

تعلیمی اور مذہبی اداروں میں اسلامی لباس کے اصولوں کو اجاگر کرنے کے لیے خصوصی تربیتی پروگرامز منعقد کیے جائیں تاکہ نئی نسل کو ان اقدار سے روشناس کیا جا سکے۔

2. **میانہ روی کا فروغ**

لباس کے معاملے میں اسراف اور نمائش سے اجتناب کی تعلیم دی جائے اور میانہ روی کو اپنانے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

3. **خواتین کے لیے خصوصی رہنمائی**

مسلم خواتین کو لباس کے شرعی اصولوں کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے الگ سے ورکشاپس اور سیمینارز کا انعقاد کیا جائے، تاکہ وہ معاشرتی دباؤ سے بچ کر اسلامی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

4. **ثقافتی اثرات سے اجتناب**

مسلمانوں کو مغربی ثقافتی اثرات سے بچانے کے لیے اسلامی اور مقامی لباس کو فروغ دیا جائے تاکہ اپنی شناخت برقرار رکھی جا سکے۔

5. **قانونی و تعلیمی اقدامات**

لباس سے متعلق اسلامی اصولوں کی حفاظت کے لیے قوانین متعارف کرائے جائیں اور نصاب میں اسلامی لباس کی اہمیت کو شامل کیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Kīrānawī, Wahīd al-Zamān, *Al-Qāmūs al-Wahīd*, (Lahore: Dār al-Islāmīyāt, 2001)
* Ibn Ḥajar al-‘Asqalānī, Badar al-Dīn al-‘Aynī, *‘Umdat al-Qārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Ḥadīth: 5828, (Dār al-Kutub al-‘Ilmīyah, 2006)
* Muftī Muhammad Shafī‘, *Ma‘ārif al-Qur’ān*, (Karachi: Ma‘ārif al-Qur’ān, 2008)
* Ismā‘īl ibn ‘Umar Ibn Kathīr, *Tafsīr al-Qur’ān al-‘Aẓīm*, (Dār Ṭībah lil-Nashr wa al-Tawzī‘, 1999)
* ‘Alī ibn Khalaf al-Qurṭubī, *Ibn Baṭṭāl Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Libās, Ḥadīth: 54, (Maktabah al-Rashad, Riyadh, 2008)

* al-Tirmidhī, Muhammad ibn ‘Isā, *Al-Jāmi‘ al-Tirmidhī*, Ḥadīth: 994, Kitāb al-Janā’iz, (Nawānī Kutub Khānah, Urdu Bāzār, Lahore, 1988)
* al-Qazwīnī, Muhammad ibn Yazīd, *Sunan al-Qazwīnī*, Ḥadīth: 3605, Kitāb al-Libās, (Dār al-Ḥilāl, Beirut, 1998),
* Rahmānī, Khalid Saifullah, *Qāmūs al-Fiqh*, (Zamzam Publishers, Karachi, 2012)
* Gangohī, Mahmūd al-Ḥasan, *Fatāwā Mahmūdīyah*, Kitāb al-Libās, (Farooq Academy, Karachi, 2005)
* Thānawī, Ashraf ‘Alī, *Imdād al-Fatāwī*, Kitāb al-Zakāt, (Maktabah Dār al-‘Alam, Karachi, 2010)
* Muhammad ibn ‘Isā, *Al-Jāmi‘ al-Tirmidhī*, Bāb Mā Jā’ Fī Ḥifz al-‘Awrah, Ḥadīth: 2988, (Dār al-Tasīl, Beirut, 2016)
* Muftī Muhammad Ṭufayl Atkī, *Libās aur Bālon ke Shar‘ī Aḥkām*, (Maktabah ‘Uthmāniyah, Rawalpindi, 2011)
* Muftī ‘Abd al-Laṭīf Qāsmī, *Islāḥī Maẓāmīn wa Maqālāt*, (Kutub Khānah Na‘īmīyah, Dīwānd, India, 2023)
* Abdallāh ibn Muḥammad Ibn Shaybah, *Kitāb al-Muṣannaf*, Kitāb al-Libās wa al-Zīnāt, (Maktabah Raḥmānīyah, Lahore, 2017)
* Sulaymān ibn Ash‘ath, *Sunan Abī Dāwūd*, Kitāb al-Libās, Ḥadīth: 1404, (Dār al-Salām, Riyadh, 1999)